حضرت عمر بن خطاب کا
یوم وفات 26 ذوالحجہ

قَالَ عُمَر: لَولا عَلِی ؑ لَهَلَكَ عُمَر

تالیف

الشیخ آصف علی نجفی

حضرت عمر بن خطاب کا

یوم وفات 26ذوالحجہ

تالیف

الشیخ آصف علی نجفی

کتاب کا نام: حضرت عمر بن خطاب کا یوم وفات 26ذوالحجہ

تالیف: الشیخ آصف علی نجفی

معاون: السید نسیم عباس نجفی

سعی واہتمام: الشیخ عمران حیدر نجفی

سنہ طباعت: 2025م

ملنے کا پتہ: حوزہ علمیہ نجف اشرف عراق

رابطہ نمبر: 00964/750 9258423

00964/7727269685

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ الطاھرین و لعنۃ اللہ علی اعدائھم اجمعین الی یوم الدین.

امابعد فقد

تمام تعریفیں اس رب ذوالجلال کے لیے ہیں جس نے ہمارے سینوں اور دلوں کو عترت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت اور ولاء سے منور کیا ہے اور عترت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مظلومیت اور مصیبت سن کر آنکھوں سے جاری ہونے والے آنسوؤں کو ہماری شفاعت اور نجات کا سبب قرار دیا ہے

حسین ابن علیؑ کی مظلومیت ہر ذی شعور اور غیرت مند انسان کی آنکھوں کا آنسو ہے کیونکہ یہ ہستی قتیل العبرات یعنی یہ وہ شہید ہیں جن پر قیامت تک آنکھیں اشک بار رہیں گیں

ماہ محرم الحرام شہدائے کربلا کی مظلومیت کے ساتھ مختص ہے

کربلا کے جیالوں اور جانثاروں نے اسلام کی سربلندی کی خاطر ایسی عظیم قربانیاں پیش کی ہیں جنہیں غیرت مند انسان قیامت تک نہیں بھول پائے گا

یہ واقعہ کربلا ماہ محرم الحرام میں رونما ہوا ہے

لہذا جب بھی محرم الحرام کا نام سننے کو ملتا ہے تو ہر ذی شعور اور صاحب مطالعہ شخص کے دل و دماغ میں حسین ابن علی علیہما السلام اور ان کے اقرباء وانصار کے غم اور مصیبت کا نقش بیٹھ جاتا ہے اور ان ذوات قدسیہ کی مظلومیت کی داستان تازہ ہو جاتی ہے

کیونکہ ماہ محرم الحرام عترت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے غم اور مصیبت کا پیغام لاتا ہے اور میدان کربلا میں عترت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ڈھائے جانے والے مصائب اور مظالم کی یاد دلاتا ہے

جیسا کہ روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب آسمان پر محرم کا چاند طلوع ہو جاتا تو صادق آل محمد علیہم السلام کے گھر سے رونے کی صدائیں بلند ہو جاتیں اور اہل مدینہ اس بات سے اندازہ لگالیتے کہ آج محرم کا چاند طلوع ہو چکا ہے

روایت میں آیا ہے و قیل للصادق علیه السلام سیدی جعلت فداك؛ ان المیت یجلسون له بالنیاحة بعد موته او قتله؛ و اراکم تجلسون انتم وشیعتکم من اول الشهر بالماتم والعزاء علی الحسین علیه السلام: فقال علیه السلام "یا هذا اذا هل هلال محرم نشرت الملائکة ثوب الحسین علیه السلام وهو مخرق من ضرب السیوف وملطخ بالدماء فنراه نحن وشیعتنا بالبصیرة لا بالبصر؛ فتفجر دموعنا۔

ترجمہ: ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میرے آقا! میں آپ پر فدا ہو جاؤں؛ میت کے لیے لوگ اس کے مرنے یا قتل ہونے کے بعد نوحہ کرتے ہیں، جبکہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ اور آپ کے شیعہ جب آسمان پر محرم الحرام کا چاند طلوع ہو جاتا ہے تو گریہ وبکاء اور مجالس عزاء کا انعقاد شروع کر دیتے: تو امام علیہ السلام نے فرمایا: "اے بندہ خدا! جب محرم کا چاند طلوع ہوتا ہے تو فرشتے امام حسین علیہ السلام کا وہ خون آلودہ کرتہ جو تلواروں کے زخموں سے چاک چاک اور خون میں لت پت تھا اسے زیر آسمان پھیلا دیتے ہیں۔ جسے ہم اور ہمارے شیعہ دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

کتاب: ثمرات الاعواد ج 1 ص 37 المطلب السادس فی بکاء الائمة وشیعتهم علی الحسین علیه السلام

تالیف: علی بن الحسین الهاشمی النجفی ناشر: مکتبه الحیدریه: نجف اشرف عراق

اس تاریخ ساز المناک اور خونی واقعہ کو زندہ رکھنے کے لیے مومنین کو مجالس عزاء اور عزاداری برپا کرنے میں التزام پکڑنا چاہیے اور عزاداری سید الشہداء علیہ السلام کے دفاع اور احیا کی خاطر ہر قسم کی قربانی

دینے کے لیے مستعد رہنا چاہیے،

ہمیشہ وہی قومیں زندہ رہتی ہیں جو اپنے اسلاف صالح کے کارناموں کو محو نہیں ہونے دیتیں، ہم شیعوں کی پہچان ہی کربلا ہے اور کربلا نے ہمیں زندہ رکھا ہوا ہے اور ہم کربلا کے مقروض ہیں واقعہ کربلا ہماری یادوں میں رچ اور بس چکا ہے اس کے بغیر ہمارا زندہ رہنا ناممکن ہے ذکر واقعہ کربلا ہمارے لیے شہہ رگ حیات کی حیثیت رکھتا ہے۔

افسوس کہ چند سالوں سے یہ عجیب شے دیکھنے کو مل رہی ہے کہ شہدائے کربلا کی قربانیوں کی قدر و منزلت کو گھٹانے کے لیے اور لوگوں کی توجہ واقعہ کربلا سے ہٹانے کی غرض سے ایک منظم طریقے سے گھناونی سازش کا آغاز ہو چکا ہے کہ یوم امام حسین علیہ السلام کے ساتھ یوم عمر منایا جائے تا کہ کسی طریقے سے کربلا کے مظلوموں کی مظلومیت کو پنہاں رکھا جائے۔

اس ہدف کے تحت ماہ محرم الحرام کی یکم تاریخ کو ایک خاص طبقہ یوم عمر منانے کی غرض سے جلوس نکالتا ہے جس میں حضرت عمر بن خطاب نام کے بینرز اٹھاتا ہے اور حضرت عمر کے نام پر پانی کی سبیلیں لگاتا ہے اور یہ ناصبی فکر طبقہ کل تک سبیلوں کو بدعت کہا کرتا تھا آج وہ خود ہی ایسا کر رہا ہے۔

اے شیعو یاد رکھو آج یہ طبقہ ان جلوسوں میں عمر نام کے بینرز اٹھا کر گلیوں اور بازاروں میں گھوم رہا ہے کل یہ عمر کے نام پہ سیاہ ماتمی لباس بھی پہنے گا علم بھی اُٹھائے گا نوحہ بھی پڑھے گا سینہ کوبی بھی کرے گا اور وہ وقت دور نہیں ہے کہ یہ زنجیر کا ماتم بھی کرے گا۔

ایسا سب کچھ آج کیوں؟

اس کا جواب یہی ہے کہ واقعہ کربلا کو پس پردہ رکھا جاسکے۔

افسوس کہ میلاد النبیؐ کے جلوسوں پہ پتھراؤ کرنے والا طبقہ آج عمر کی یاد میں جلوس نکالنے کو ثواب

اور عمل خیر سمجھ رہا ہے جب کہ میلاد النبیؐ کا جلوس بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے ہمیں ان جلوسوں اور سبیلوں اور لنگر خانوں سے کوئی اختلاف نہیں پہلے یہ طبقہ کم از کم خلیفہ صاحب کے یوم وفات کی تعین تو کرلے کہ وہ کب اور کس تاریخ ابولولو کے خنجر کا زخم کھا کر اس دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔

جب اہل سنت کے منابع احادیث؛ سیرت و تاریخ اور رجال کا دقت سے مطالعہ کیا جائے تو واضح دیکھائی دیتا ہے کہ حضرت عمر کا یوم وفات یکم محرم الحرام ہرگز نہیں ہے بلکہ وہ ماہ ذوالحجہ کے آخری ہفتہ میں فوت ہوئے ہیں

اور ابھی ماہ ذوالحجہ ختم ہونے میں کچھ دن باقی تھے تو حضرت عثمان بن عفان کی بیعت بھی ہو گئی

بندہ ناچیز نے اپنی اس تالیف منیف المسمی (حضرت عمر بن خطاب کا یوم وفات 26 ذوالحجہ ہے) میں معتبر کتب اہل سنت سے صحیح اور متصل طرق سے ثابت کیا کہ ہے کہ خلیفہ ثانی صاحب سنہ 23 ہجری بروز بدھ 26 ذوالحجہ وفات پا گئے اور ابھی ماہ ذوالحجہ کا مہینہ ختم نہیں ہوا تھا تو خلیفہ ثالث حضرت عثمان بن عفان کی بیعت بھی ہو گئی تھی، البتہ خلیفہ ثانی صاحب کے یوم وفات کے متعلق کتب اہل سنت میں اور اقوال بھی پائے جاتے ہیں لیکن ان میں سے 26 ذوالحجہ والے قول پر اکثر محدثین اور مورخین اور معاصرین علماء نے اعتماد کیا ہے اور یکم محرم الحرام والے قول کو ضعیف ہی نہیں بلکہ اضعف کہا ہے

آخر میں ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ ہر مومن مسلمان کو حسین ابن علی علیہما السلام اور ان کے اصحاب وانصار رضی اللہ تعالی عنھم کی مظلومیت پر گریہ وبکاء اور ان کی عزاداری قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر مومن مسلمان کو قرآن وعترت کے ساتھ تمسک رکھنے کی توفیق عطا فرمائے

اور آج جدید دور کے ماڈرن ان پڑھ اور ضدی ملاوں کے شر سے مسلمانوں کی حفاظت فرمائے

آمین یارب العالمین.

دعا گو: الشیخ آصف علی نجفی

حضرت عمر بن خطاب کے یوم وفات کا بیان

اب میں اپنے محترم قارئین کے سامنے منابع اور مصادر اہلسنت کی نصوص عبارات کو ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں تاکہ قاری حضرات کو اس چیز سے اگاہی ہو جائے کہ خلیفہ صاحب ابولؤلوفیروزنہاوندی کے خنجر کے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے سنہ 23ہجری 26ماہ ذوالحجہ وفات پا گئے

کتب اہل سنت کی عبارات ملاحظہ فرمائیں

کتاب طبقات الکبری کی عبارت

ابن سعد بصری حضرت عمر بن خطاب کے یوم وفات کے متعلق روایت نقل کرتا ہے

روایت ملاحظہ فرمائیں

قال: أخبرنا محمد بن عمر قال: حدثني أبو بكر بن إسماعيل بن محمد بن سعد عن أبيه قال: طعن عمر بن الخطاب يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين ودفن يوم الأحد صباح هلال المحرم سنة أربع وعشرين.

وبويع لعثمان بن عفان يوم الاثنين لثلاث ليال مضين من المحرم. قال فذكرت ذلك لعثمان بن محمد الأخنسي فقال: ما أراك إلا قد وهلت. توفي عمر لأربع ليال بقين من ذي الحجة وبويع لعثمان يوم الاثنين لليلة بقيت من ذي الحجة فاستقبل بخلافته المحرم سنة أربع وعشرين.

ترجمہ: سعد نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ حضرت عمر سنہ 23ہجری بدھ کے دن زخمی ہوئے اور ابھی ذوالحجہ کا مہینہ ختم ہونے میں 4 راتیں باقی تھیں اور سنہ 24ہجری اتوار کے دن یکم محرم الحرام کو صبح دفن ہوئے۔

عثمان بن عفّان کی بیعت پیر کے دن ہوئی، اور اس وقت ماہ محرم الحرام میں سے 3راتیں گزر چکی تھیں۔

محمد بن سعد نے کہامیں نے یہ بات عثمان بن محمد الأخنسی کے سامنے ذکر کی تو اس نے کہا: 'مجھے لگتا ہے کہ تمہیں اس بارے میں وہم ہوا ہے کیونکہ ابھی ماہ ذوالحجہ ختم ہونے میں 4 راتیں باقی تھیں تو عمر فوت ہو گئے تھے اور عثمان کی بیعت پیر کے دن ہوئی اور اس وقت ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں ایک رات باقی تھی پس سنہ 24 ہجری عثمان کی خلافت کا آغاز ماہ محرم الحرام سے ہوا.

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب الطبقات الكبير ج 3 ص 278 رقم الحديث 56- عمر بن الخطاب - ذكر استخلاف عمر
المؤلف: محمد بن سعد بن منيع الزهري (متوفى 230ھ) المحقق: الدكتور علي محمد عمر
الناشر: مكتبة الخانجي، القاهرة– مصر الطبعة: الأولى، 1421ھ - 2001م

میرے محترم قارئین کرام جیسا کہ آپ نے اس روایت سے ملاحظہ فرمالیا ہے کہ یکم محرم الحرام کو حضرت عمر کی تدفین ہوئی ہے نہ کہ وفات اور یہ قول بھی عثمان بن محمد اخنسی نے جو اہل سنت کے نزدیک ثقہ رواۃ میں سے ہے اس نے یہ کہہ کر جھٹلا دیا ہے کہ جس نے بھی یہ کہا ہے اسے اشتباہ وہم اور مغالطہ ہوا ہے در حقیقت حضرت عمر کی وفات 26 ذوالحجہ کو ہی ہے اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں ایک رات باقی تھی تو حضرت عثمان کی بیعت ہوئی

لہذا ابن سعد منیع بصری نے عثمان بن محمد اخنسی کا قول نقل کر کے مہر ثبت کر دی ہے حضرت عمر کی وفات سنہ 23 ہجری 26 ذوالحجہ کو ہوئی ہے اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں ایک رات باقی تھی تو حضرت عثمان بن عفان کی بیعت کی گئ

جب کہ آج کل کچھ فسادی لوگ یکم محرم الحرام کو یوم عمر منانے کی غرض سے متحرک دیکھائی دیتے ہیں اس سلسلے میں وہ بازاروں سڑکوں پر جلوس نکال رہے ہوتے ہیں ان کے ہاتھوں میں بڑے بڑے عمر بن خطاب کے نام کے بینر زد کھائی دیتے ہیں اور حکومت سے بھی سرکاری سطح پر یکم محرم الحرام کو یوم عمر دن منانے کا مطالبہ کر رہے ہوتے ہیں

ان صاحبان سے میری دست بستہ گزارش ہے کہ حضرت عمر کا یوم وفات منانے سے پہلے اپنی کتب کا مطالعہ کرنے کی توزحمت کرلو ورنہ شیعوں کے ضد میں آکر ندامت اور شرمندگی تمہارا مقدر قرار پائے گی

نوٹ: عثمان بن محمد اخنسی کی وثاقت اور صداقت معلوم کرنے کے لیے اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب تھذیب التھذیب کی طرف رجوع فرمائیں تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ شخص اہل سنت کے ہاں کتنی قدرومنزلت کا مالک ہے.

کتاب المصنف ابن ابی شیبہ کی عبارت

ابن ابی شیبہ حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

قَالَ: فَخَطَبَ بِهَا عُمَرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ , وَأُصِيبَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ لِأَرْبَعٍ بَقِينَ لِذِي الْحَجَّةِ۔

ترجمہ: حضرت عمر نے جمعہ کے دن خطبہ دیا اور ابھی ماہ ذوالحجہ ختم ہونے میں 4 دن باقی تھے تو ان پر بروز بدھ قاتلانہ حملہ ہوا

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب

المصنف في الأحاديث والآثار ج 7 ص 437 كتاب المغازى مَا جَاءَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

حديث نمبر 37062 المؤلف: أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة الكوفي العبسي (متوفى 235هـ)

تقديم وضبط: كمال يوسف الحوت الناشر: (دار التاج لبنان)، (مكتبة الرشد الرياض)، (مكتبة العلوم والحكم المدينة المنورة) الطبعة: الأولى، 1409 هـ 1989 م

میرے محترم قارئین کرام اس روایت کے مطابق بھی حضرت عمر کا یوم وفات 29 ذوالحجہ کو ثابت ہورہا ہے کیونکہ مورخین اہل سنت نے اپنی اپنی کتب میں دل کھول کر لکھا ہے کہ حضرت عمر زخمی ہونے کے بعد 3 دن تک

زندہ رہے پھر وہ وفات پاگئے اس حساب سے جب 26ماہ ذوالحجہ کو زخمی ہوئے ہیں تو پھر 29 ماہ ذوالحجہ کو وفات بنتی ہے

یار لوگوں پر کس قدر ڈھٹائی کا بھوت سوار ہو چکا ہے جس نے شیعوں کی ضد میں آکر انہیں اپنی احادیث صیحہ کو بھی جھٹلانے پر مجبور کر رکھا ہے

کتاب مسند احمد بن حنبل کی عبارت

اس کتاب کے حاشیہ پر شعیب الارنووط حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

وكانت خلافته رضي الله عنه عشر سنين وستة أشهر، ضربه أبو لؤلؤة المجوسي لأربع بقين من ذي الحجة، ومكث ثلاثاً وتوفي، فصَلّى عليه صهيبٌ.

ترجمہ حضرت عمر کی مدت خلاف 10 سال 6ماہ ہے اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4دن باقی تھے تو انہیں ابو لولوۃ مجوسی نے زخمی کر دیا پھر 3دن تک زندہ رہے پھر وفات پاگئے ان کی نماز جنازہ صہیب نے پڑھائی.

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: مسند الإمام أحمد بن حنبل ج 1ص 244 رقم الحديث 82

حاشيه شيعب شعيب الأرنؤوط مسند الخلفاء الراشدين مُسْنَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

المؤلف: الإمام أحمد بن حنبل (متولد 164,ھ متوفی 241ھـ)

المحقق: شعيب الأرنؤوط [متوفی 1438 هـ] عادل مرشد

إشراف: عبد الله بن عبد المحسن التركي الناشر: مؤسسة الرسالة

شعیب الأرنؤوط کی تحقیق کے مطابق حضرت عمر کی تاریخ وفات 29ذی الحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب تاریخ الکبیر کی عبارت

امام بخاری ابو عبداللہ حضرت عمر بن خطاب۔ کے یوم وفات کے متعلق روایت نقل کرتا ہے

روایت ملاحظہ فرمائیں

1952 وَقَالَ عَبْد الأَعْلَى عَنْ يَزِيدَ بْن زُرَيْعٍ عَنْ سعد عَنْ قتادة عن سالم عَنْ معدان فِي حديثه قَالَ: أصيب عُمَر رضى الله عنه يوم الاربعاء لاربع ليال بقين من ذى الحجة۔

ترجمہ: معدان کی روایت میں آیا ہے کہ سنہ 23 ہجری بروز بدھ اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4راتیں باقی تھیں تو عمر پر قاتلانہ حملہ ہوا۔

اہل سنت کی معتبر کتاب: التاریخ الکبیر ج 6ص 138 باب العين باب عمر

المؤلف: محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، أبو عبد الله (متوفى 256ھ)

الطبعة: دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد الدكن

طبع تحت مراقبة: محمد عبد المعيد

معدان کی روایت کے مطابق بھی حضرت عمر کا یوم وفات 29 ذوالحجہ ہی بنتا ہے نہ کہ یکم محرم الحرام کیونکہ خلیفہ صاحب 26 ذوالحجہ کو زخمی ہونے کے بعد 3 دن تک زندہ رہے پھر وفات پا گئے

فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَار

کتاب تاریخ مدینہ کی عبارت

ابن شبہ نمیری حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق روایت نقل کرتا ہے

روایت ملاحظہ فرمائیں

روى أبو بكر بن إسماعيل، عن محمد بن سعد أنه قال:

طعن عمر يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين ودفن يوم الأحد هلال المحرم سنة أربع وعشرين، وكانت خلافته عشر سنين وخمسة أشهر وواحدا وعشرين يوما. وقال عثمان بن محمد الاخنسي: هذا وهم، توفي عمر لأربع ليال بقين من ذي الحجة. وبيوع عثمان يوم الاثنين لليلة بقيت من ذي الحجة.

ترجمہ ابو بکر بن اسماعیل نے محمد بن سعد سے روایت کی ہے کہ سنہ 23 ہجری بروز بدھ اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4 دن باقی رہتے تھے تو حضرت عمر زخمی ہوئے اور سنہ 24 ہجری بروز اتوار یکم محرم الحرام کو دفن ہوئے آپ کی مدت خلافت 10 سال 5 ماہ اور 21 دن ہے

عثمان بن محمد اخنسی نے کہا ہے یہ وہم ہے جبکہ عمر کی وفات اس وقت ہوئی ہے جب ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4 دن باقی تھے اور پیر کے دن حضرت عثمان کی بیعت ہوئی ہے اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں ایک رات باقی تھی

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب: تاريخ المدينة لابن شبة ج 3ص 943 اخبار عمر بن الخطاب وفاته رضي الله عنه * المؤلف: أبو زيد عمر بن شبة النميري البصري، (متولد 173 متوفى 262هـ)

حققه: فهيم محمد شلتوت [متوفى 1428 هـ] طبع على نفقة: السيد حبيب محمود أحمد – جدة عام النشر: 1399 هـ

میرے محترم قارئین کرام جیسا کہ آپ نے اس روایت سے ملاحظہ فرمالیا ہے کہ حضرت عمر کا یوم وفات

26ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں ایک رات باقی تھی تو حضرت عثمان کی بیعت ہو گئی تھی

کتاب المعارف کی عبارت

ابو محمد ابن قتیبہ حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

فقتله: فيروز أبو لؤلؤة، غلام: المغيرة بن شعبة، يوم الاثنين لأربع ليال بقين من ذي الحجة، تتمّة سنة ثلاث وعشرين.

ترجمہ: مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابو لؤلوۃ فیروز نے اتوار کے دن حضرت عمر کو قتل کیا ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4 راتیں باقی تھیں اور سنہ 23 ہجری مکمل ہونے والی تھی.

میرے محترم قارئین کرام جیسا کہ آپ نے اس عبارت سے ملاحظہ فرمالیا ہے کہ

حضرت عمر کا یوم وفات 26ذوالحجہ ہے

پھر ابن قتیبہ واقدی کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے

وقال الواقدي: طعن «عمر» يوم الأربعاء لسبع بقين من ذي الحجة، ومكث ثلاثة أيام، ثم توفي لأربع بقين من ذي الحجة. وصلّى عليه «صهيب».

واقدی نے کہا حضرت عمر بدھ کے دن زخمی ہوئے اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 7 دن باقی تھے

پھر 3 دن تک بستر علالت پر رہے ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4 دن باقی تھے تو فوت ہو گئے صہیب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: المعارف ج 1ص 183 اخبار عمر بن الخطاب المؤلف: أبو محمد عبد الله بن مسلم بن قتيبة الدينوري (متوفى 276 هـ) تحقيق: ثروت عكاشة [, متوفى 1433 هـ]

الناشر: الهيئة المصرية العامة للكتاب، القاهرة الطبعة: الثانية، 1992 م

محمد بن عمرو واقدی اسلمی متوفی 270 سنہ ہجری اس کا شمار مدینہ منورہ کے بہت بڑے محدثین اور مؤرخین میں ہوتا ہے ان کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 26 ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

جیسا کہ کسی شاعر نے یہ خوب کہا ہے جن کو ڈوبنا ہو، ڈوب جاتے ہیں سفینوں میں

نوٹ: محمد بن عمرو واقدی کی مقام و منزلت اور علمی قدو قامت کو معلوم کرنے کے لیے شمس الدین ذہبی کی کتاب سیر اعلام النبلا کی طرف رجوع فرمائیں.

کتاب تاریخ یعقوبی کی عبارت

احمد بن اسحاق یعقوبی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

فطعن عمر يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذى الحجه سنه 23

ترجمہ * سنہ 23 ہجری بروز بدھ اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4 راتیں باقی تھیں تو حضرت عمر زخمی ہوئے

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب: تاريخ يعقوبي ج 1 حصه دوم ص 110 ذکر ايام عمر بن الخطاب

تصنيف احمد بن اسحاق بن جعفر بن واهب ابن واضح اليعقوبي متوفى سنه 296ھ

علق عليه ووضع حواشيه خليل ال۔نصور ناشر دار الاعتصام

لہذا احمد بن اسحاق یعقوبی کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 29 ذوالحجہ ہے نہ یکم محرم الحرام

کتاب العقد الفرید کی عبارت

احمد بن محمد عبد ربہ حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق روایت نقل کرتا

روایت ملاحظہ فرمائیں

معدان بن أبي حفصة، قال: قتل عمر يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين، وهو ابن ثلاث وستين سنة.

ترجمہ معدان بن ابی حفصہ سے مروی ہے کہ 63 سال کی عمر میں بروز بدھ ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4 دن باقی تھے تو حضرت عمر قتل ہوگئے

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب: العقد الفريد ج 5ص 22 كتاب العسجدة الثانية في الخلفاء وتواريخهم وأيامهم عمر بن الخطاب نسب عمر بن الخطاب وصفته المؤلف: أبو عمر، شهاب الدين أحمد بن محمد بن عبد ربه ابن حبيب ابن حدير بن سالم المعروف بابن عبد ربه الأندلسي (متوفى 328هـ)

الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت الطبعة: الأولى، 1404 هـ

میرے محترم قارئین کرام جیسا کہ آپ نے اس روایت سے ملاحظہ فرمالیا ہے کہ ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4 دن رہتے تھے تو حضرت عمر قتل ہوگئے اور اس حساب سے حضرت عمر کی وفات 26 ذوالحجہ کو بنتی ہے نہ کہ یکم محرم الحرام کو.

کتاب اخبار الطوال کی عبارت

احمد بن داؤد دینوری حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

وتوفی عمر بن الخطاب رضی الله عنه یوم الجمعه لاربع لیال بقین من ذي الحجه سنه ثلاث وعشرین، وکانت خلافته عشر سنین وسته اشهر۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب جمعہ کے دن فوت ہوئے اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4راتیں باقی تھیں اور سنہ 23ہجری تھی اور اپ کی مدت خلافت 10سال 6ماہ ہے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب:الأخبار الطوال ص140 , ذکر ولایه عثمان بن عفان المؤلف: أبو حنیفة، أحمد بن داود الدینوري (متوفی 282 هـ) تحقیق: عبد المنعم عامر مراجعة: الدکتور جمال الدین الشیال [متوفی 1387 هـ] الناشر: وزارة الثقافة والإرشاد القومي – مصر الطبعة: الأولی، 1960 م

لہذا احمد بن داؤد دینوری متوفی سنہ 282ہجری کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 26ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب تاریخ طبری کی عبارت

علامہ طبری حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

ثُمَّ تُوُفِّيَ لَيْلَةَ الأَرْبِعَاءِ لثلاث لیال بقین من ذي الحجة سنة ثَلاثٍ وَعِشْرِينَ

ترجمہ: پھر حضرت عمر بدھ کی رات فوت ہوئے اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 3 راتیں دن باقی تھیں اور سنہ 23 ہجری تھی۔

علامہ طبری کے قول کے مطابق حضرت عمر کا یوم وفات 27 الحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

پھر علامہ طبری دو روایتیں نقل کرتا ہے جنہیں آپ ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ خود کریں کہ خلیفہ ثانی صاحب کی وفات یکم محرم کو ہوئی ہے یا ابھی ماہ محرم الحرام کے ختم ہونے میں چند دن باقی تھے تو انہوں نے وفات پائی ہے

روایت 1: ملاحظہ فرمائیں

حدثني الحارث، قَالَ: حدثنا محمد بن سعد، قال: أخبرنا محمد ابن عمر، قال: حدثني أبو بكر بن إسماعيل بْن مُحَمَّد بْن سعد، عن أبيه قال: طعن عمر رضى الله تعالى عنه يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين، ودفن يوم الأحد صباح هلال المحرم سنة أربع وعشرين، فكانت ولايته عشر سنين وخمسة أشهر وإحدى وعشرين ليلة، من متوفى أبي بكر، على رأس اثنتين وعشرين سنة وتسعة أشهر وثلاثة عشر يوما من الهجرة وبويع لعثمان بْن عفان يوم الاثنين لثلاث مضين من المحرم قال: فذكرت ذلك لعثمان الأخنسي، فقال: ما أراك إلا وهلت، توفي عمر رضي الله تعالى عنه لأربع ليال بقين من ذي الحجة، وبويع لعثمان بْن عفان لليلة بقيت من ذي الحجة، فاستقبل بخلافته المحرم سنة أربع وعشرين.

ترجمہ: محمد بن سعد اپنے باپ سے نقل کرتا ہے اس نے کہا ہے کہ حضرت عمر بدھ کے دن زخمی ہوئے اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4 راتیں باقی تھیں، اور سنہ 23 ہجری تھی اور سنہ 24 ہجری اتوار کے دن صبح یکم محرم الحرام کو دفن ہوئے اور اپ کی مدت خلافت 10 سال 5 ماہ 21 دن ہے

محمد بن سعد کہتا ہے میں نے یہ بات عثمان بن محمد اخنسی سے بیان کی تو اس نے کہا ہے کہ جس نے بھی یہ کہا ہے اسے وہم ہوا ہے جب کہ ابھی ذوالحجہ کا مہینہ ختم ہونے میں 4 راتیں باقی تھیں تو حضرت عمر وفات پا گئے اور پیر کے دن حضرت عثمان کی بیعت ہو گئی اور ابھی ذوالحجہ کا مہینہ ختم ہونے میں ایک رات باقی تھی

میرے محترم قارئین کرام محمد بن سعد کے قول کے مطابق حضرت عمر کا یوم وفات 26 ذوالحجہ بن رہا ہے نہ کہ یکم محرم الحرام.

روایت2:وحدثني أحمد بْن ثابت الرازي، قال: حَدَّثَنَا محدث، عن إسحاق ابن عيسى، عن أبي معشر، قال: قتل عمر يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجة تمام سنة ثلاث وعشرين، وكانت خلافته عشر سنين وستة أشهر وأربعة أيام، ثم بويع عثمان بْن عفان۔

ترجمہ: ابی معشر سے مروی ہے کہ اس نے کہا کہ حضرت عمر بدھ کے دن قتل اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4راتیں باقی تھیں اور سنہ ،23ہجری تھی ان کی مدت خلافت 10 سال6,ماہ4دن ہے پھر عثمان بن عفان کی بیعت کی گئی

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب تاریخ الطبری المعروف تاریخ الامم و الملوك ج 4 ص 193 ذکر سنه ثلاث وعشرون ذکر الخبر عنه وفات عمر المؤلف: أبو جعفر، محمد بن جرير الطبري (متوفى 310 هـ)

ابی معشر کی روایت کے مطابق بھی حضرت عمر کا یوم وفات 26 الحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب مروج الذھب کی عبارت

علامہ مسعودی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

قتله فیروز ابولؤلؤة غلام المغیرة بن شعبه یوم الأربعاء لأربع بقین من ذی الحجه تمام سنة ثلاث وعشرین۔

ترجمہ: مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولؤلو نے بدھ کے دن حضرت عمر کو قتل کیا ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4 دن باقی تھے اور سنہ 23 ہجری مکمل ہونے کے قریب تھی

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: مروج الذهب ومعادن الجوہر ج 2ص 312ھ ذکر خلافة عمر

المورخ الجلیل ابی الحسن علی ابن الحسین علیه المسعودی متوفی 346ھ

بتحقیق محمد محی الدین عبدالحمید ناشر – دار الفکر بیروت

لہذا علامہ مسعودی کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 26ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب المعجم الکبیر کی عبارت

مورخ اہلسنت قاسم طبرانی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق دو روایتیں نقل کرتا ہے

روایت 1: ملاحظہ فرمائیں

72 حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ شُعَيْبٍ الْأَزْدِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، ثنا أَبُو يُوسُفَ الْحَارِثُ بْنُ يُوسُفَ الْأَنْصَارِيُّ، مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: «دُفِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، لِأَرْبَعِ لَيَالٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، سَنَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِين

ترجمہ: سہل بن سعد انصاری سے مروی ہے سنہ 23 ہجری بروزِ بدھ اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں، 4 راتیں باقی تھیں تو حضرت عمر کو دفن کیا گیا

لہذا سہل بن سعد انصاری کی روایت کے مطابق حضرت عمر کا یوم وفات کم از کم 25 ماہ ذوالحجہ ہے کیونکہ فوت ہونے کے ایک دن بعد دفن ہوئے ہیں

دوسری روایت ملاحظہ فرمائیں

73 حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنْبَاعِ رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: «اسْتُخْلِفَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، فِي رَجَبٍ سَنَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَقُتِلَ فِي عَقِبِ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، فَأَقَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الطَّعْنَةِ، ثُمَّ مَاتَ فِي آخِرِ ذِي الْحِجَّةِ، وَصَلَّى عَلَيْهِ صُهَيْبٌ، وَوَلِيَ غُسْلَهُ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، وَكَفَّنَهُ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ، وَدُفِنَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطُعِنَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ لِتِسْعٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ» وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: مَاتَ مِنْ يَوْمِهِ۔

ترجمہ: یحیی بن بکیر سے مروی ہے کہ اس نے کہا حضرت عمر رجب کے مہینہ میں 13 ہجری کو بر سر اقتدار آئے اور سنہ 23ھ ذوالحجہ کے آخر میں فوت ہوئے زخمی ہونے کے بعد 3 دن تک زندہ رہے اور پھر ذوالحجہ کے آخر میں وفات پا گئے اور صہیب نے نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے بیٹے عبد اللہ بن عمر نے غسل دیا اور پانچ کپڑوں میں کفن دیا اور رسول اللہ کے ساتھ دفن کیا؛ بدھ کے دن زخمی ہوئے اور اس وقت ذوالحجہ کا مہینہ ختم ہونے میں ابھی 9 دن باقی تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اسی دن ہی وفات پا گئے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب: المعجم الكبير ج 1 ص 70 سن عمر ووفاته

المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (متوفى 360 هـ)

المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي [متوفى 1433 هـ]

دار النشر: مكتبة ابن تيمية – القاهرة الطبعة: الثانية

يحيى بن عبد الله بن بكير، الإمام المحدث المصري متوفى 231هـ کی

لہذا یحیی بن بکیر کی روایت کے مطابق حضرت عمر کا یوم وفات 21 ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب المستدرک علی الصحیحین کی عبارت

امام حاکم نیشاپوری حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق روایت نقل کرتا ہے

روایت ملاحظہ فرمائیں

4513 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، قَالَا: ثنا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يقول فَمَا انْسَلَخَتْ ذُو الْحِجَّةِ حَتَّى قُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

ترجمہ: یحیی بن سعید کہتا ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابھی ماہ ذوالحجہ ختم نہیں ہوا تھا تو حضرت عمر قتل ہو گئے.

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب: المستدرك على الصحيحين

ج 3 ص 98 كتاب معرفة الصحابه باب المناقب عمر بن الخطاب۔

مَقْتَلُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الِاخْتِصَارِ المؤلف: أبو عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

متوفى 405 هجری مع تضمينات: الذهبي في التلخيص والميزان والعراقي في أماليه والمناوي في فيض القدير وغيرهم دراسة وتحقيق: مصطفى عبد القادر عطا

الناشر: دار الكتب العلمية بيروت الطبعة: الأولى، 1411ھ۔

کتاب مستدرک کی روایت کے مطابق حضرت عمر کا یوم وفات ماہ ذوالحجہ کے آخری دن ہیں نہ کہ یکم محرم الحرام.

کتاب معرفۃ الصحابہ کی عبارت

موسی بن مهران الأصبهاني حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق چند روایات نقل کرتا ہے

روایت 1: ملاحظہ فرمائیں

156 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَمَاتَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ لِأَرْبَعٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

ترجمہ: معدان بن ابی طلحہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بدھ کے دن فوت ہوئے ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4دن باقی تھے

لہذا معدان بن طلحہ کی روایت کے مطابق حضرت عمر کا یوم وفات 26ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

روایت2: ملاحظہ فرمائیں

157 حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، ثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ شُعَيْبٍ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، ثَنَا أَبُو يُوسُفَ الْحَارِثُ بْنُ يُوسُفَ الْأَنْصَارِيُّ، مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: «دُفِنَ عُمَرُ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

ترجمہ سہل بن سعد سے مروی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ عمر بدھ کے دن دفن ہوئے ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4 راتیں باقی تھیں۔

لہذا سھل بن سعد کی روایت کے مطابق حضرت عمر کی تدفین 26ذالحجہ کو ہوئی ہے تو پھر وفات کم از کم 25ذوالحجہ کو ثابت ہوتی ہے کیونکہ تدفین وفات کے ایک دن بعد میں ہوئی ہے

روایت 3۔ ملاحظہ فرمائیں

158 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مَالِكٍ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: «قُتِلَ عُمَرُ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، تَمَامَ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ۔

ترجمہ. ابی معشر سے مروی ہے اس نے کہا ہے کہ حضرت عمر بدھ کے دن قتل ہوئے اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4راتیں باقی تھیں اور سنہ 23ہجری مکمل ہونے کے قریب تھی۔

ابو معشر مدنی محدث متوفی سنہ 272ہجری کی روایت کے مطابق حضرت عمر کا یوم وفات 26ذی الحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

روایت4. ملاحظہ فرمائیں

159 حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: «قُتِلَ عُمَرُ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ تَمَامَ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

ترجمہ: محمد بن اسحاق سے مروی ہے حضرت عمر بدھ کے دن قتل ہوئے اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4 راتیں باقی تھیں سنہ 23ہجری مکمل ہونے کے قریب تھی۔

لہذا محمد بن اسحاق بن یسار کی روایت کے مطابق حضرت عمر کا یوم وفات 26ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

روایت5. ملاحظہ فرمائیں

160 حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ، قَالَا: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: «طُعِنَ عُمَرُ فَتُوُفِّيَ لَيْلَةَ الْأَرْبِعَاءِ لِثَلَاثِ لَيَالٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، مِنْ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

ترجمہ: مسور بن مخرمہ سے مروی ہے عمر زخمی ہوئے اور بدھ کی رات فوت ہوئے اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 3راتیں باقی تھیں سنہ 23ہجری تھا۔

لہذا مسور بن مخرمہ کی روایت کے مطابق حضرت عمر کا یوم وفات 27ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: معرفۃ الصحابۃ ج1 ص43 عمر بن الخطاب و

مَعْرِفَةُ الشَّهْرِ وَالْيَوْمِ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ وَمَنْ غَسَّلَهُ وَكَفَّنَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ

المؤلف: أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني (متوفى 430 هجرى) تحقيق: عادل بن يوسف العزازي الناشر: دار الوطن للنشر، الرياض

الطبعة: الأولى 1419 هـ 1998 م.

کتاب سنن الکبری کی عبارت

علامہ بیہقی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

خَطَبَ لَهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَمَاتَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ لِأَرْبَعٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

ترجمہ: آپ نے جمعہ کے دن خطبہ دیا اور بدھ کے دن فوت ہوئے ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4 دن باقی تھے

اہل سنت کی معتبر کتاب: السنن الكبرى ج 8 ص 258 حديث نمبر 16576 كتاب قتال اهل البغى باب من جعل الامر شورىٰ بين المستصلحين المؤلف: أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي (متوفى 458 هـ)

المحقق: محمد عبد القادر عطا الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت لبنان

الطبعة: الثالثة، 1424 هـ 2003 م

لہٰذا امام بیہقی کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 26 ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب الاستیعاب کی عبارت

ابو عمر یوسف بن عبد اللہ حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

قال أبو عمر: قتل عمر سنة ثلاث وعشرين من ذي الحجة، طعنه أبو لؤلؤة فيروز غلام المغيرة بن شعبة لثلاث بقين من ذي الحجة

ترجمہ ابو عمر نے کہا ہے حضرت عمر سنہ 23 ہجری ماہ ذوالحجہ میں قتل ہوئے اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 3 دن باقی تھے تو مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولؤلو فیروز نے اسے زخمی کیا۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب :الاستيعاب في معرفة الأصحاب ج 3ص 1152 حرف العين باب عمر ذکر عمر بن الخطاب حدیث نمبر1875 المؤلف: أبو عمر، يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر [متوفى 463 هـ] المحقق: علي محمد البجاوي [متوفى 1399 هـ] الناشر: مكتبة نهضة مصر بالقاهرة، 1380 هـ 1960 م وصَوّرَتْها: دار الجيل، بيروت – لبنان۔

لہذا ابو عمر یوسف بن عبد اللہ کے قول کے مطابق حضرت عمر کا یوم وفات 30 ذوالحجہ ہے کیونکہ زخمی ہونے کے بعد 3 دن تک زندہ رہے اور اس عبارت سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے سنہ 23 ہجری ماہ ذوالحجہ 30 دنوں کا تھا نہ کہ 29 دنوں کا

کتاب التمہید کی عبارت

علامہ قرطبی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

امام مالک؛ یحی بن سعید اور سعید بن مسیب حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق کہتے ہیں

عبارت ملاحظہ فرمائیں قال ملك قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ فَمَا انْسَلَخَ ذُو الْحِجَّةِ حَتَّى قُتِلَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ

ترجمہ: امام مالک یحیی بن سعید اور سعید بن مسیب نے کہا ہے کہ ابھی ماہ ذوالحجہ ختم نہیں ہوا تھا تو حضرت عمر قتل ہو ہو گئے تھے

اہل سنت کی معتبر کتاب : التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد ج 23ص 92 باب الياء

يحي بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ تِسْعَةُ أَحَادِيثَ حَدِيثٌ أَوَّلُ لِيَحْيى بْنِ سَعِيدٍ۔

المؤلف: أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (متوفى 463ھ)

تحقيق: مصطفى بن أحمد العلوي , محمد عبد الكبير البكري الناشر: وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية – المغرب عام النشر: 1387 هـ۔

لہذا اس روایت سے بھی یہی اخذ ہوتا ہے کہ حضرت عمر کا یوم وفات ماہ ذوالحجہ کے آخری دنوں میں ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب الاستذکار کی عبارت

نمری قرطبی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ فَمَا انْسَلَخَ ذُو الْحِجَّةِ حَتَّى قُتِلَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ)

ترجمہ: مالک نے کہا یحی بن مسیب نے کہا؛ سعید بن مسیب نے کہا ابھی ماہ ذوالحجہ ختم نہیں ہوا تھا یہاں تک حضرت عمر قتل ہو گئے۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: الاستذكار ج 7ص488 كتاب الحدود باب ما جاء فی رجم : الاستذکار

المؤلف: أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (متوفی ،463ھ)

تحقيق: سالم محمد عطا، محمد علي معوض الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت۔

کتاب استذکار کی روایت کے مطابق حضرت عمر ماہ ذوالحجہ کے آخری دنوں میں فوت ہوا نہ کہ یکم محرم الحرام کو

کتاب مسند موطا کی عبارت

محمد جوہری مالکی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

قَالَ مَالِكٌ: فَمَا انْسَلَخَ ذُو الْحِجَّةِ حَتَّى قُتِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

ترجمہ: امام مالک نے کہا ہے کہ ابھی ماہ ذوالحجہ ختم نہیں ہوا تھا یہاں تک حضرت عمر بن خطاب قتل ہو گئے

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُصْعَبٍ: ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فِي عَقِبِ ذِي الْحِجَّةِ، وَقَالَ مَالِكٌ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ: فَمَا انْسَلَخَ ذُو الْحِجَّةِ حَتَّى قُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

ترجمہ: ابی مصعب کی روایت میں آیا ہے حضرت عمر حج کر کے ذوالحجہ کے آخر میں مدینہ پہنچے

مالک نے کہا ہے یحییٰ بن سعید نے کہا سعید بن مسیب نے کہا کہ ابھی ماہ ذوالحجہ ختم نہیں ہوا تھا یہاں تک حضرت عمر کو قتل کر دیا گیا

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: مسند الموطأ للجوهري ص 588 رقم المسلسل 790 باب الياء ماروى مالك عن ابي سعيد يحيى بن سعيد بن قيس المؤلف: أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ مُحَمَّدٍ الغَافِقِيُّ، الجَوْهَرِيُّ المالكي (متوفی 481ھ) تحقيق: لطفي بن محمد الصغير، طه بن علي بُو سريح

الناشر: دار الغرب الإسلامي، بيروت الطبعة: الأولى، 1997 م

سعید بن مسیب کی روایت کے مطابق حضرت عمر کی وفات ماہ الحجہ کے اخری دنوں میں ہوئی ہے نہ کہ یکم محرم الحرام کو

کتاب الکامل فی التاریخ کی عبارت

امام ابن اثیر جزری حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

أَنْ تُوُفِّيَ لَيْلَةَ الْأَرْبِعَاءِ لِثَلَاثٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ.

ترجمہ: حضرت عمر سنہ 23 ہجری؛ شب بدھ اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 3 دن باقی تھے تو فوت ہو گئے

لہذا امام ابن اثیر کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 27 ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

پھر نقل کرتا ہے

وَقِيلَ: طُعِنَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ لِأَرْبَعٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَدُفِنَ يَوْمَ الْأَحَدِ هِلَالَ مُحَرَّمٍ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ.

ترجمہ: یہ بھی کہا گیا ہے کہ بروز بدھ اور ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں ابھی 4 دن باقی تھے یعنی 26 ذوالحجہ کو زخمی ہوئے اور سنہ 24 ہجری یکم محرم الحرام اتوار کے دن دفن ہوئے

اہلسنت کی معتبر کتاب: الكامل في التاريخ ج 2 ص 429 ثم دخلت سنة ثلاث وعشرين

المؤلف: أبو الحسن علي بن أبي الكرم محمد بن محمد بن عبد الكريم بن عبد الواحد الشيباني الجزري، عز الدين ابن الأثير (متوفى 630ھ) تحقيق: عمر عبد السلام تدمري الناشر: دار الكتاب العربي، بيروت – لبنان الطبعة: الأولى، 1417ھ / 1997م

نوٹ: اولا: اس حساب سے حضرت عمر کا یوم وفات 30 ذی الحجہ بن رہی ہے کیونکہ عبد اللہ ابن عمر سے مروی ہے کہ حضرت عمر زخمی ہونے کے بعد تین دن تک زندہ رہے

پھر وہ وفات پا گئے۔

روایت ملاحظہ فرمائیں

4514 عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: «عَاشَ عُمَرُ ثَلَاثًا بَعْدَ أَنْ طُعِنَ، ثُمَّ مَاتَ

ترجمہ: عبد اللہ ابن عمر نے کہا ہے کہ زخمی ہونے کے بعد عمر تین دن تک زندہ رہے پھر وفات پا گئے

اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک علی الصحیحین ج3 ص98

ثانیا: مذکورہ روایت میں لفظ قیل آیا ہے جو کہ ماضی مجہول کا صیغہ ہے اس کا قائل نامعلوم ہے یعنی کس نے کہا ہے اس کا کچھ پتہ نہیں ہے اور لفظ قیل صیغہ تمریض بھی ہے جو کسی قول کے ضعیف ہونے کی خبر دیتا ہے لہذا روایات صحیحہ اور اقوال قویہ کے مقابلے میں قیل و قال کی کوئی وقعت نہیں ہوتی اس سے اہل علم باخبر ہیں

گویا کہ یکم محرم کو خلیفہ صاحب کی تدفین والا قول بھی ضعیف ہے

ثالثا: بالفرض اگر اس قول کو صحیح مان بھی لیا جائے تو تب بھی خلیفہ ثانی صاحب کی یکم محرم کو تدفین ہی ثابت ہوتی ہے نہ کہ وفات

اور اس دنیا میں کہیں نہیں دیکھا گیا کہ کوئی شخص اپنے بزرگان اور اسلاف کی یوم تدفین منا رہا ہو لوگ ہمیشہ سے یوم وفات مناتے ہیں

عجیب یہ لوگ ہیں کہ یوم تدفین کو یوم وفات کا نام دے کر خلیفہ ثانی صاحب کا عرس منا رہے ہیں اور جلوس نکال رہے ہیں

مگر شرم ان کو آتی نہیں کچھ

کتاب اسد الغابہ کی عبارت

امام ابن اثیر جزری حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق روایت نقل کرتا ہے

روایت ملاحظہ فرمائیں

روى أَبُو بَكْر بْن إِسْمَاعِيل بْن مُحَمَّد بْن سعد، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: طعن عُمَر يَوْم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجة، سنة ثلاث وعشرين، ودفن يَوْم الأحد صباح هلال المحرم سنة أربع وعشرين، وكانت خلافته عشر سنين، وخمسة أشهر، وأحدًا وعشرين يومًا.

وقَالَ عثمان بْن مُحَمَّد الأخنسي: هَذَا وهم، توفي عُمَر لأربع ليال بقين من ذي الحجة، وبويع عثمان يَوْم الأثنين لليلة بقيت من ذي الحجة.

ترجمہ: محمد بن سعد اپنے باپ سے نقل کرتا ہے اس نے کہا ہے کہ حضرت عمر بدھ کے دن زخمی ہوئے اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4راتیں باقی تھیں یہ واقعہ سنہ 23ہجری کے ساتھ تعلق رکھتا ہے 24ہجری اتوار کے دن یکم محرم کو دفن ہوئے اور آپ کی مدت خلافت 10سال 5ماہ 21دن ہے

عثمان بن محمد اخنسی نے کہا ہے کہ یہ وہم اور مغالطہ ہے جب کہ ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4راتیں باقی تھیں تو حضرت عمر وفات پا گئے اور پیر کے دن حضرت عثمان کی بیعت ہو گئی تھی اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں ایک رات باقی تھی

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب أسد الغابة في معرفة الصحابة ج 4 ص 166 باب العين والميم حديث نمبر 3829 عمر بن الخطاب المؤلف: عز الدين ابن الأثير، أبو الحسن، علي بن محمد الجزري (متوفی 630 هـ) المحقق: علي محمد معوض عادل أحمد عبد الموجود الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان الطبعة: الأولى، 1415 هـ

عثمان بن محمد اخنسی نے یکم محرم الحرام کو حضرت عمر کی تدفین کے قول کو جھٹلا کر رکھ دیا ہے اور بتایا ہے کہ جس نے بھی یہ کہا ہے اسے اشتباہ اور وہم ہوا ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ 26 ذوالحجہ کو حضرت عمر کا یوم وفات ہے

کتاب الدرۃ الثمینہ کی عبارت

شیخ الاسلام محمود ابن نجار حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

اس کے بعد بروز جمعہ حضرت عمر بن خطاب نے خطبہ ارشاد فرمایا اور بدھ کے دن انہیں شہید کیا گیا۔

اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ و فضائل مدینہ طیبہ ترجمہ الدرۃ الثمینہ فی اخبار المدینہ ص 268

شیخ الاسلام امام ابو عبداللہ محمد بن محمود ابن نجار متوفی 663ھ مترجم علامہ مفتی محمد اللہ بخش تونسوی قادری مکتبہ کریمیہ الأرنؤوط

کتب تواریخ میں مرقوم ہے کہ حج کرنے کے بعد حضرت عمر نے مدینہ منورہ میں لوگوں کو جمعہ کے دن خطبہ دیا اور پھر چند دنوں کے بعد وفات پا گئے

اس خطبہ کا تعلق سنہ 23 ہجری کے ساتھ ہے

لہذا ابن نجار کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات ماہ ذوالحجہ کا آخری حصہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب ریاض النضرہ کی عبارت

علامہ محب طبری حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

قال أهل العلم بالتاريخ: توفي لأربع بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين، وقيل: طعن لذلك ومات في آخر ذي الحجة, واتفق هؤلاء على أنه أقام بعدما طعن ثلاثًا ثم مات, .

اہل تاریخ کے نزدیک حضرت عمر نے 26ذوالحجہ سنہ 23ہجری وفات پائی ہے

یہ بھی کہا گیا ہے کہ 26ذوالحجہ کو زخمی ہوئے اور ماہ ذوالحجہ کے آخر میں وفات پا گئے اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ زخمی ہونے کے بعد تین دن تک زندہ رہے اور اس کے بعد فوت ہو گئے.

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

الرياض النضرة في مناقب العشرة ج2ص 418 الباب الثانی فی مناقب امیر المومنین ابی حفص عمر بن الخطاب الفصل الحادی عشر فی ذکر مقتله المؤلف: أبو العباس، أحمد بن عبد الله بن محمد، محب الدين الطبري (متوفی 694ھ) الناشر: دار الكتب العلمية الطبعة: الثانية۔

لہذا محب طبری کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 26ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب تاریخ ابو الفداء کی عبارت

عماد الدین ابو الفداء حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

وتوفي يوم السبت سلخ ذي الحجة، ودفن يوم الأحد هلال المحرم سنة أربع وعشرين، وكانت مدة خلافته عشر سنين وستة أشهر وثمانية۔

ترجمہ حضرت عمر نے بروزِ ہفتہ ماہ ذوالحجہ کے آخر میں وفات پائی اور 24ھ یکم محرم الحرام کو دفن ہوئے اور آپ کی مدت خلافت 10 سال 6ماہ 8 دن ہے

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب: المختصر في أخبار البشر ج 1 ,ص 165 مقتل عمر رضي الله عنه. ذكر السنة الثالث وعشرين المؤلف: أبو الفداء عماد الدين إسماعيل بن علي بن محمود بن محمد ابن عمر بن شاهنشاه بن أيوب، الملك المؤيد، صاحب حماة (ت 732هـ) الناشر: المطبعة الحسينية المصرية الطبعة: الأولى

لہذا ابو الفداء اسمعیل کے قول کے مطابق حضرت عمر کا یوم وفات یکم محرم الحرام ہر گز نہیں بلکہ ماہ ذوالحجہ کے آخری دن ہیں

لہذا یوم تدفین کو یوم وفات کا نام دے کر خلیفہ ثانی صاحب کی یاد میں جلوس نکالنا ہٹ دھرمی ضلالت اور شرارت پر مبنی ہے اہل علم کو یہ بات زیب نہیں دیتی

یکم محرم الحرام کو تدفین والا قول بھی ضعیف ہے جس کی وضاحت اوپر گزر چکی ہے

کتاب تھذیب الکمال کی عبارت

علامہ یوسف مزی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

وقتل يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة، وقِيلَ لثلاث بقين مِنْهُ سنة ثلاث وعشرين وهو ابْن ثلاث وستين سنة فِي سن النبي صَلَّى اللَّهُ عليه وسلم۔

ترجمہ: حضرت عمر کو بدھ کے دن قتل کیا گیا ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4 دن باقی تھے اور ایک قول کے مطابق سنہ 23 ہجری ختم ہونے میں 3 دن باقی تھے (27 ذوالحجہ) اور اس وقت ان کی عمر 63 سال تھی نبی کریم کی عمر کے مطابق

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: تهذيب الكمال في أسماء الرجال ج 21ص 317

رقم الحديث 4225 ع: عُمَر بن الخطاب بن نفيل بن عبد العزى۔

المؤلف: جمال الدين أبو الحجاج يوسف المزي (654 742 هـ) حققه وضبط نصه وعلق عليه: د بشار عواد

معروف الناشر: مؤسسة الرسالة – بيروت الطبعة: الأولى، (1400 1413 هـ) (1980ھ 1992 م)

لہذا یوسف مزی کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 26 ذوالحجہ ہے نہ یکم محرم الحرام

کتاب تاریخ اسلام کی عبارت

شمس الدین ذہبی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق روایت نقل کرتا ہے

روایت ملاحظہ فرمائیں

وَقَالَ سعيد بْن المسيب: فما انْسَلَخَ ذو الحجّة حتّى طُعِن فمات۔

ترجمہ: سعید بن مسیب نے کہا ہے کہ ابھی ماہ ذوالحجہ ختم نہیں ہوا تھا یہاں تک حضرت عمر پر قاتلانہ حملہ ہوا اور وہ وفات پا گئے۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: تاریخ الإسلام ووفیات المشاهیر والأعلام

ج 3 ص 276 عمر بن الخطاب ذکر نساءہ واولادہ

المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (متوفی 748ھ)

المحقق: عمر عبد السلام التدمري

الناشر: دار الكتاب العربي، بيروت الطبعة: الثانية، 1413ه- - 1893م

اس روایت کے مطابق حضرت عمر کا یوم وفات ماہ ذوالحجہ کا آخر ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب سیر اعلام النبلا کی عبارت

شمس الدین ذہبی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

عمر بن الخطاب بن نفيل بن عبد العزى بن رياح بن قرط بن رزاح بن عدي بن كعب بن لؤي، أمير المؤمنين، أبو حفص القرشي العدوي، الفاروق رضي الله عنه.

استشهد في أواخر ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب بن نفیل ابو حفص سنہ 23 ہجری ماہ ذوالحجہ کے آخر میں شہید ہوئے۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: سیر اعلام النبلاء ج 1 ص 71 سیرۃ عمر الفاروق رضي اللہ عنہ

المؤلف: شمس الدين، محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (متوفى 748ھ-)

تحقیق: حسين أسد-شعيب الارنووط

کتاب العبر کی عبارت

احمد بن عثمان ذہبی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

واستشهد أمير المؤمنين عمر بن الخطاب لثلاث بقين أو أربع من ذي الحجة.

ترجمہ: حضرت عمر کو ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں ابھی 3 یا 4 دن باقی رہتے تھے تو انہیں شہید کیا گیا

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب: العبر في خبر من غبر ج 1 ص 20 سنة ثلاث وعشرين.

المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (متوفی 748ھ)
المحقق: أبو هاجر محمد السعيد بن بسيوني زغلول الناشر: دار الكتب العلمية –بيروت

اس عبارت کے مطابق حضرت عمر کا یوم وفات 26 یا 27 ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب مر آة الجنان کی عبارت

سلیمان یافعی حضرت عمر بن خطاب کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

فيها توفي أمير المؤمنين عمر بن الخطاب القرشي العدوي رضي الله عنه شهيداً، طعنه غلام المغيرة بن شعبة في صلاة الصبح لليالي بقين من ذي الحجة

ترجمہ سنہ 23 ہجری میں عمر بن الخطاب القرشی عدوی شہید ہو گئے انہیں مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابو لؤلوہ نے صبح کی نماز کے وقت زخمی کیا ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں کچھ راتیں باقی تھیں

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: مرآة الجنان وعبرة اليقظان في معرفة ما يعتبر من حوادث الزمان ج 1 ص 67 سنة ثلاث وعشرين

المؤلف: أبو محمد عفيف الدين عبد الله بن أسعد بن علي بن سليمان اليافعي (متوفی 768ھ)

وضع حواشيه: خليل المنصور الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت لبنان

الطبعة: الأولى، 1417 هـ 1997 م

لہذا سلیمان یافعی کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات سنہ 23 ہجری اور ماہ ذوالحجہ کے آخری دن ہیں

کتاب: البدایہ والنہایہ کی عبارت

علامہ ابن اثیر جزری حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق روایت نقل کرتا ہے

روایت ملاحظہ فرمائیں

حدثني أبو بكر بن إسماعيل بن محمد بن سعد عن أبيه قال: طعن عمر يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين، ودفن يوم الأحد صباح هلال المحرم سنة أربع وعشرين، فكانت ولايته عشر سنين وخمسة أشهر وأحدا وعشرين يوما، وبويع لعثمان يوم الاثنين لثلاث مضين من المحرم. قال: فذكرت ذلك لعثمان الأخنس فقال: ما أراك إلا وهلت. توفي عمر لأربع ليال بقين من ذي الحجة وبويع لعثمان لليلة بقيت من ذي الحجة فاستقبل. بخلافته المحرم سنة أربع وعشرين. وقال أبو معشر: قتل عمر لأربع بقين من ذي الحجة تمام سنة ثلاث وعشرين وكانت خلافته عشر سنين وستة أشهر وأربعة أيام وبويع عثمان ابن عفان۔

وقال ابن جرير: حدثت عن هشام بن محمد قال: قتل عمر لثلاث بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين فكانت خلافته عشر سنين وستة أشهر وأربعة أيام

ترجمہ:: سعد نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ حضرت عمر سنہ 23 ہجری بدھ کے دن زخمی ہوئے اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4 راتیں باقی تھیں (26 ذوالحجہ) اور سنہ 24 ہجری اتوار کے دن یکم محرم الحرام کی صبح دفن ہو گئے۔

عثمان بن عفّان کی بیعت پیر کے دن ہوئی، اور اس وقت ماہ محرم الحرام میں سے 3 راتیں گزر چکی تھیں۔

محمد بن سعد نے کہا میں نے یہ بات عثمان بن محمد الاخنسی کے سامنے ذکر کی تو اس نے کہا: 'مجھے لگتا ہے کہ تمہیں اس بارے میں وہم ہوا ہے کیونکہ ابھی ماہ ذوالحجہ ختم ہونے میں 4 راتیں باقی تھیں (26 ذوالحجہ) تو عمر فوت ہو گئے

تھے اور عثمان کی بیعت پیر کے دن ہوئی اور اس وقت ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں ایک رات باقی تھی یعنی 29 ذوالحجہ کو بیعت ہو گئی تھی

پس سنہ 24 ہجری عثمان کی خلافت کا آغاز ماہ محرم الحرام سے ہوا

ابن جریر نے کہا ہے کہ مجھے ہشام بن محمد نے بتایا کہ سنہ 23 ہجری 27 ذوالحجہ کو حضرت عمر فوت ہوئے اور ان کی مدت خلافت 10 سال 6 ماہ اور 4 دن ہے

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: البداية والنهاية ج 7ص 138 ثم دخلت سنة ثلاث وعشرين

المؤلف: عماد الدين أبو الفداء إسماعيل بن عمر القرشي الدمشقي المعروف بـ (ابن كثير) (متوفى 774 هـ)

طبع: مطبعة السعادة – القاهرة الطبعة: الأولى، 1348 –

اس روایت میں عثمان بن محمد اخنسی کا قول یکم محرم الحرام کی تدفین والے قول کو بھی جھٹلا رہا ہے اور یہ بات ثابت کر رہا ہے کہ حضرت عمر کا یوم وفات 26 ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب مجمع الزوائد کی عبارت

علامہ ہیثمی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق روایت نقل کرتا ہے

روایت ملاحظہ فرما

14487 وَعَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فِي رَجَبٍ سَنَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَقُتِلَ فِي عَقِبِ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، فَأَقَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الطَّعْنَةِ، وَمَاتَ فِي آخِرِ ذِي الْحِجَّةِ، وَصَلَّى عَلَيْهِ صُهَيْبٌ، وَوَلِيَ غَسْلَهُ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ، وَكَفَّنَهُ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ، وَدُفِنَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطُعِنَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ لِتِسْعٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: مَاتَ مِنْ يَوْمِهِ.

ترجمہ: یحیٰ بن بکیر سے مروی ہے کہ اس نے کہا کہ حضرت عمر رجب کے مہینے میں سنہ 13 ہجری کو بر سر اقتدار ہوئے اور سنہ 23 ہجری ماہ ذوالحجہ کے آخر میں قتل ہوئے اور صہیب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے بیٹے عبداللہ بن عمر نے غسل دیا اور پانچ کپڑوں میں کفن دیا اور رسول اللہ کے ساتھ دفن کیا گیا اور بدھ کے دن زخمی ہوئے ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 9 دن باقی تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اسی دن ہی فوت ہو گئے تھے۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

ج 9ص 79 كتاب المناقب باب ما جاء فی مناقب عثمان بن عفان

المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (متوفى 807 هـ)

المحقق: حسام الدين القدسي الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة عام النشر: 1414 هـ، 1994 م

لہذا یحیٰ بن بکیر کی روایت کے مطابق حضرت عمر کا یوم وفات 23ذوالحجہ ہے کیونکہ 21 ذوالحجہ کی صبح کو زخمی ہوئے ہیں پھر تیسرے دن یعنی 23ذوالحجہ کو وفات پاگئے

کتاب حیات الحیوان کی عبارت

کمال الدین شافعی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

توفي في ذي الحجة لأربع عشرة ليلة مضت منه في السنة المذكورة بعد طعنه بيوم وليلة عن ثلاث وستين سنة۔

ترجمہ: حضرت عمر سنہ 23 ہجری اور ماہ ذوالحجہ میں سے 14 راتیں گزر چکیں تھیں تو زخمی ہونے پھر ایک رات دن گزرنے کے بعد فوت ہو گئے اور وقت وفات ان کی عمر 63 سال تھی۔

ثم قام بعده بالأمر أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه. اشتور أهل الحل والعقد بعد دفن عمر بثلاثة أيام واتفقوا على مبايعته. وبويع له بالخلافة في أول يوم من سنة أربع وعشرين۔

ترجمہ: پھر اس کے بعد اہل حل وعقد نے اپنے باہمی اصلاح مشورے سے حضرت عمر کی تدفین کے 3 روز بعد حضرت عثمان بن عفان کو اپنا لیڈر منتخب کر لیا

اور سنہ 24 ہجری کے آغاز میں ہی لوگوں نے عثمان کے ہاتھوں پر بیعت کر لی

اہلسنت کی معتبر کتاب: حیاۃ الحیوان الکبری ج1 ص81 فائدہ اجنبیہ

خلافة أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه

المؤلف: محمد بن موسى بن عيسى بن علي الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي (متوفی 808ھ)

الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت   الطبعة: الثانية، 1442 هـ

لہذا کمال الدین شافعی کے مطابق حضرت عمر کا یوم وفات 16 ذوالحجہ ہے نہ یکم محرم الحرام

کتاب تاریخ ابن خلدون کی عبارت

ابن خلدون حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق کہتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

ولم يزل يذكر الله إلى أن توفي ليلة الأربعاء لثلاث بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين، وصلّى عليه صهيب وذلك لعشر سنين وستة أشهر من خلافته

ترجمہ: حضرت عمر ابو لؤلو سے زخم کھانے کے بعد مسلسل ذکر الہی میں مصروف رہے یہاں تک شب بدھ سنہ 23 ہجری 27 ذوالحجہ کو فوت ہو گئے آپ کی مدت خلافت کے 10 سال 6 ماہ ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن خلدون   ج2 ص569 مقتل عمر وامر الشوری

مصنف علامہ عبد الرحمن بن خلدون متوفی 808ھ

لہذا ابن خلدون کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 27 ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب تقریب التھذیب کی عبارت

امام عسقلانی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

4888 عمر ابن الخطاب ابن نفيل استشهد في ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين وولي الخلافة عشر سنين ونصفا

ترجمہ: حضرت عمر سنہ 23 ہجری ذوالحجہ کے مہینے میں شہید ہوئے اور ان کی مدت خلافت 10 سال 6 ماہ ہے۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: تقریب التھذیب ص 412 حرف العین ذکر منہ اسمہ عمر

المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (متوفی 852ھ)

المحقق: محمد عوامة

الناشر: دار الرشيد – سوريا الطبعة: الأولى، 1406 – 1986م

لہذا امام عسقلانی کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات ماہ ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب تھذیب التھذیب کی عبارت

شہاب الدین عسقلانی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

وقتل يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة وقيل: لثلاث سنة (٢٣) وهو ابن ثلاث وستين سنة، وقد قيل في سنه غير ذلك، وهذا هو الأصح.

ترجمہ: حضرت عمر بدھ کے دن قتل ہوئے اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4 دن باقی تھے (26 ذوالحجہ) ایک قول کی بناپر 3 تین دن باقی تھے اور یہ واقعہ سنہ 23ھ کا ہے اور اس وقت ان کی عمر 63 سال تھی ان کی عمر کے بارے میں اور اقوال بھی ہیں لیکن یہ صحیح قول ہے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب: تهذيب التهذيب ج 3 ص 222 مادہ العين ذکر عمر بن الخطاب

المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن حجر شهاب الدين العسقلاني الشافعي (733ھ - 852ھ)

باعتناء: إبراهيم الزيبق، عادل مرشد الناشر: مؤسسة الرسالة بيروت الطبعة: الأولى، 1435 هـ 2014م

لہذا امام عسقلانی کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 26 ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب عمدۃ القاری کی عبارت

بدر الدین عینی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

قَوْله: (لما طعن عمر) ، طعنه أَبُو لؤلؤة عبد الْمُغيرَة بن شُعْبَة، ضربه فِي خاصرته وَهُوَ فِي صَلَاة الصُّبْح يَوْم الْأَرْبَعَاء لأَرْبَع بَقينَ من ذِي الْحجَّة سنة ثَلَاث وَعشْرين.

ترجمہ: سنہ 23 ہجری بدھ کے دن ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4 دن باقی تھے (26 ذوالحجہ) تو مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولؤلو نے حضرت عمر کو نماز صبح میں پہلو میں خنجر مار کر زخمی کیا

اہل سنت کی معتبر کتاب: عمدة القاري شرح صحيح البخاري ج 16 ص 200

کتاب بدء الخلق–باب مناقب عمر ابن خطاب حدیث نمبر 715661

المؤلف: بدر الدين أبو محمد محمود بن أحمد العيني (متوفی 855ھ)

لہذا بدر الدین عینی کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 29 ماہ ذوالحجہ ہے کیونکہ زخمی ہونے کے بعد 3 دن تک زندہ رہے جیسا کہ تاریخ میں مذکور ہے اس حساب سے حضرت کا یوم وفات 29 ذوالحجہ بنتا ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب نهاية الارب کی عبارت

ابو العباس احمد بن علی حضرت کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

وطعنه أبو لؤلؤة الفارسي غلام المغيرة بن شعبة فبقي ثلاثاً ومات لأربع بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين من الهجرة

ترجمہ: سنہ 23 ہجری مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابو لؤلوۃ فارسی نے حضرت عمر کو زخمی کیا اور اس کے بعد 3 دن تک زندہ رہے ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4 دن باقی تھے، (26 ذوالحجہ) کو وفات پا گئے۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب: نهاية الأرب في معرفة أنساب العرب ص 152

الباب الثانی المقصد فی معرفة تفاصيل انساب قبائل العرب

المؤلف: أبو العباس أحمد بن علي القلقشندي (متوفى 881 هـ) المحقق: إبراهيم الإبياري [متوفى 1414 هـ

الناشر: دار الكتاب اللبنانين، بيروت الطبعة: الثانية، 1400 هـ 1980 م

لہذا ابو العباس احمد بن علی کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 26 ذوالحجۃ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب نذهة المجالس کی عبارت

الشیخ عبد السلام صفوری حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

طعنه فيروز غلام المغيرة في المحراب قبل دخوله في الصلاة يوم الأربعاء سادس ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين ودفن يوم الأحد وكانت خلافته عشر سنين وستة أشهر وعشر ليال

ترجمہ: مغیرہ کے غلام فیروز نے محراب میں حضرت عمر کو نماز شروع کرنے سے پہلے بدھ کے دن 6ذوالحجہ ،سنہ 23ہجری کو زخمی کیا اور انہیں اتوار کے دن دفن کیا گیا آپ کی مدت خلافتِ 10 سال,6ماہ اور 10 راتیں بنتی ہے

اہل سنت حضرات کی مایہ ناز کتاب: نزھۃ المجالس ومنتخب النفائس ج2ص156 باب مناقب ابی بکر وعمر

المؤلف: عبد الرحمن بن عبد السلام الصفوري (متوفی 894ھ)

الناشر: المطبعه الکاستلیۃ- مصر عام النشر: 1283ھ

لہذا عبد السلام صفوری کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 9ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب محض الصواب کی عبارت

ابن مبرد حنبلی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

قال الذهبي: استشهد يوم الأربعاء لأربع أو ثلاث بقين من ذي الحجة، سنة ثلاث وعشرين من الهجرة، وهو ابن ثلاث وستين سنة على الصحيح.

ترجمہ: ذہبی نے کہا ہے سنہ 23ہجری بروز بدھ حضرت عمر قتل ہوئے ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 3یا4

دن باقی تھے وقت وفات اپ کی عمر 63 سال تھی صحیح قول کی بنا پر۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب محض الصواب في فضائل امير المؤمنين عمر بن الخطاب

ج 3ص 804 الباب الثاني والثمانون: في تاريخ موته ومبلغ سنه

المؤلف: يوسف بن حسن بن أحمد بن حسن ابن عبد الهادي الصالحي، جمال الدين، ابن المبرد الحنبلي

(متوفی 909ھ) المحقق: عبد العزيز بن محمد بن عبد المحسن

الناشر: عمادة البحث العلمي بالجامعة الإسلامية، المدينة النبوية، المملكة العربية السعودية

الطبعة: الأولى، 2000/1430م

لہذا اس حساب سے حضرت عمر کا یوم وفات 26 یا 27 ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب تاریخ الخلفاء کی عبارت

جلال الدین سیوطی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

أصيب عمر يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة، ودفن يوم الأحد مستهل المحرم الحرام، وله ثلاث وستون سنة، وقيل: ست وستون سنة

ترجمہ: حضرت عمر پر بدھ کے دن قاتلانہ حملہ کیا گیا ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4 دن باقی تھے (26 ذوالحجہ) اور اتوار کے دن یکم محرم الحرام کو اسے دفن کیا گیا اور اس وقت ان کی عمر 63 سال تھی ایک قول ہے کہ اس کی عمر 66 سال تھی

اہلسنت حضرات معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص 109 ذکر عمر بن الخطاب

المؤلف:عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (متوفى 911ھ)

المحقق: حمدي الدمرداش النا شر:مكتبة نزار مصطفى الباز الطبعة: الطبعة الأولى:، 1425ھ-2004م

لہذاامام جلال الدین سیوطی کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 29 ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام کیونکہ زخمی ہونے کے بعد تین دن تک زندہ رہے لہذااس حساب سے یوم وفات 29 ذوالحجۃ بنتا ہے

کتاب الفتوح کی عبارت

مورخ اعثم کوفی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

قال ثم توفی عمر یوم الأربعاء بالعشی لیلة الخمیس الاربع بقین من ذی الحجة سنة ثلاث وعشرون من الهجرة النبویة

ترجمہ: حضرت عمر سنہ 23 ہجری شب بدھ فوت ہوئے ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4 دن باقی تھے

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب: الفتوح ج 1-2 ص 329

مصنف علامہ ابی محمد احمد بن اعثم الکوفی متوفی 926 ہجری منشورات محمد علی بیضون

لہذااعثم کوفی کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 26 ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب تاریخ الخمیس کی عبارت

دیار بکری حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

جرحه أبو لؤلؤة فيروز المجوسی مولی المغيرة بن شعبة ثلاث جراحات وكان ذلك فی يوم الاربعاء لسبع بقين من ذی الحجة سنة ثلاث وعشرين وفی سيرة مغلطای لاربع بقين من ذی الحجة سنة ثلاث وعشرين۔

ترجمہ: سنہ 23ہجری شب بدھ کو مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولؤلو فیروز نے حضرت عمر کو تین زخم لگائے اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 7دن باقی رہتے تھے اور کتاب سیرت مغلطای میں ہے کہ ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4دن باقی تھے اور سنہ 23ہجری تھی

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: تاريخ الخميس في أحوال أنفس النفيس

ج2ص 249ذکر عمر بن الخطاب-ذکر مقتلہ

المؤلف: حسين بن محمد بن الحسن الدِّيار بَكْري [متوفی966ھ-] الناشر: المطبعة الوهبية، مصر- 1283ھ-

لھذا حسین بن دیار بکری کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 26ذوالحجہ ہے کیونکہ زخمی ہونے کے بعد تین دن تک زندہ رہے اس کے بعد رحلت فرما گئے

کتاب الصواعق المحرقہ کی عبارت

امام حجر مکی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

فَمَا انْسَلَخَ ذُو الْحُجَّة حَتَّى قتل ترجمہ: حضرت عمر ابھی ماہ ذوالحجہ ختم نہیں ہوا تھا تو قتل ہو گئے۔

اہلسنت حضرات کی مایہ ناز کتاب: الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة ج1,ص303

الْبَاب السَّادِس فِي خلَافَة عُثْمَان رَضِي الله عَنهُ

وَذَلِكَ يَسْتَدْعِي ذكر عهد عمر إِلَيْهِ وَسَببه ومقدماته۔

المؤلف: أحمد بن محمد بن علي بن حجر الهيتمي السعدي الأنصاري، شهاب الدين شيخ الإسلام، أبو العباس (متوفى 974ھ)

المحقق: عبد الرحمن بن عبد الله التركي كامل محمد الخراط

الناشر: مؤسسة الرسالة – لبنان الطبعة: الأولى، 1417ھ۔ 1997م نشر مثل دار صادر – بیروت

لہذا حجر مکی کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات ماہ ذوالحجہ کا اخر ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب مختصر سیرت الرسول ص کی عبارت

سلیمان نجدی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

وفيها: قتل عمر رضي الله عنه. في صلاة الصبح من يوم الأربعاء لأربع

ليال بقين من ذي الحجة. ودفن يوم الأحد هلال المحرم سنة أربع وعشرين۔

ترجمہ: حضرت عمر بروز بدھ صبح کی نماز میں قتل ہوئے اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4راتیں باقی تھیں اور سنہ 24ہجری یکم محرم الحرام کو دفن ہوئے۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: مختصر سيرة الرسول صلى الله عليه وسلم ص 303 حوادث السنة الثالثة والعشرين

المؤلف: محمد بن عبد الوهاب بن سليمان التميمي النجدي (متوفى 1306ھ) الناشر: وزارة الشئون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد المملكة العربية السعودية الطبعة: الأولى، 1418ھ

لہذا سلیمان تمیمی نجدی کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 26 ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب دولۃ الاموية کی عبارت

علامہ خضری حضرت عمر۔ کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

وتوفى ليلة الأربعاء لثلاث ليال بقين من ذى الحجة سنه 23 ودفن يوم الأربعاء فى حجرة عائشه

ترجمہ: حضرت عمر شب بدھ کو فوت ہوئے اور ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 3 راتیں باقی تھیں اور سنہ 23 ہجری بدھ کے دن عائشہ کے حجرہ میں دفن ہوئے

لہذا شیخ محمد خضری کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 27 ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

پھر دوسری روایت لاتے ہیں جسے آپ ملاحظہ فرمائیں

وروى ان طعنه كان يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذى الحجة ودفن يوم الأربعاء صباح هلال المحرم سنه 24 والصحيح الاول

ترجمہ: مروی ہے کہ بدھ کے دن زخمی ہوئے ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4 راتیں باقی تھیں یعنی,26 ذوالحجہ تھا اور بدھ کے دن صبح یکم محرم الحرام سنہ 24 ہجری کو دفن ہوئے لیکن صحیح قول پہلا ہے۔

اہل سنت حضرات کی مایہ ناز کتاب: محاضرات تاریخ الامم الاسلامیہ کتاب دولۃ الاموية ص554

المحاضره السابع والعشرون الشیخ محمد الخضری متوفی 1345ھ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

لہذا جب حضرت 26ذوالحجہ کو زخمی ہوئے ہیں تو زخمی ہونے کے بعد 3دن تک زندہ بھی رہے تو اس حساب سے 29ذوالحجہ کو ان کی وفات بنتی ہے نہ کہ یکم محرم الحرام کو

کتاب نور الابصار کی عبارت

مومن شبلنجی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

وكان طعن عمر يوم الأربعاء لسبع بقين من ذى الحجه سنة ثلاث وعشرين ؛وبقى ثلاثة ايام ؛وتوفى لأربع بقين من ذى الحجه وقيل توفى يوم الاثنين

ترجمہ: سنة 23ہجری ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں ابھی 7دن باقی تھے بدھ کے دن حضرت عمر کو زخمی کیا گیا 3دن تک بستر علالت پہ رہے ابھی ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4دن باقی تھے تو فوت ہو گئے ایک قول ہے کہ پیر کے دن فوت ہوئے

اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار فی مناقب آل النبی المختار ج 1 ص 262

فی ذکر مناقب سیدنا عمر بن الخطاب تتمة فی الکلام علی وفاته تالیف: الشیخ مومن بن حسین مومن شبلنجی متوفی 1308ھ ناشر: ذوی القربی طبع الاولی: 1384ھ

لہذا مومن شبلنجی کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 26ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم

کتاب نور الابصار کی عبارت

محمد حسن شراب حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں عن سعید بن المسیب قدم المدینة فخطب الناس فما انسلخ ذو الحجة حتی مات

ترجمہ: حضرت عمر حج کرنے کے بعد مدینہ منورہ پہنچا لوگوں سے خطاب کیا اور ابھی ماہ ذوالحجہ ختم نہیں ہوا تھا تو وہ فوت ہو گئے

اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار فی مناقب آل البیت النبی المختار ج1 ص127 فصل فی ذکر

مناقب سیدنا عمر بن الخطاب (رضي الله تعالى عنه) تألیف محمد محمد حسن شراب متوفی

21 اکتوبر 2013م الناشر: دار القلم - دار الشامیة

لہذا محمد حسن شراب کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات ماہ ذوالحجہ کا اخر ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب الفاروق عمر بن الخطاب کی عبارت

الشیخ محمد رضا حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

آپ کی وفات 24 ذی الحجۃ سنہ 23 ہجری 3 نومبر 644م ہے ذکر مقتل عمر بن الخطاب

اہل سنت حضرات کی مایہ ناز کتاب: الفاروق عمر بن الخطاب ثاني الخلفاء راشدین واول حاکم دیمقراطی فی الاسلام

ص314 تالیف الشیخ محمد رضا متوفی 1369ھ-1950م

المطبعة المحمودیہ التجاریہ بالازهر

کتاب حضرت عثمان تاریخ اور سیاست کی روشنی میں

ڈاکٹر طہ حسین حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

مؤرخین کی صحیح روایت کی بنا پر اس دن کا سورج غروب نہیں ہوا تھا اور وہ 23 ذی الحجہ کا آخری دن تھا اور حضرت عثمان سنہ 24 ہجری کو پہلی صبح کو مسلمانوں کے خلیفہ بن کر استقبال کر رہے تھے

اہل سنت حضرات کی مایہ ناز کتاب: حضرت عثمان تاریخ اور سیاست کی روشنی میں صفحہ نمبر 72

ذکر: حضرت عثمان کا خلیفہ ہونا

مصنف: مصر کے مشہور نقاد اور نامور محقق ڈاکٹر طہ حسین تاریخ وفات 28 اکتوبر 1973ء

اردو ترجمہ: علامہ عبد الحمید نعمانی ناشر: نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی طبع ستمبر 1987

مطبوعہ احمد برادرز پرنٹر ناظم اباد کراچی

لہذا ڈاکٹر محمد طہ کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات ماہ ذوالحجہ کے آخری ایام ہیں نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب الفاروق شبلی کی عبارت

شبلی نعمانی حضرت عمر کی تاریخ وفات کے متعلق لکھتا ہے

حضرت عمر کی شہادت 26 ذوالحجہ 644 عیسوی 23 ہجری کل مدت خلافت 10 برس 6 ماہ 4 دن

اہل سنت حضرات کی مایہ ناز کتاب: الفاروق ص 166 سوانح عمری اور کارنامے حضرت عمر فاروق

ذکر حضرت عمر کی شہادت تصنیف شمس العلماء الشیخ حبیب اللہ بن سراج المعروف شبلی نعمانی تاریخ وفات 1914ء طبع اول دار اشاعت 1991ء طباعت شکیل پرنٹنگ پریس کراچی

کتاب تحفہ اثناء عشریہ کی عبارت

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

رہا تاریخ کا معاملہ تو حضرت عمر فاروق کی شہادت بلا اختلاف 28 ذوالحجہ کو واقعہ ہوئی ہے اور یکم محرم کو آپ مدفون ہوئے۔

اہلسنت حضرات کی مایہ ناز کتاب: تحفہ اثناء عشریہ (اردو) ص 493 تصنیف حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی تاریخ وفات 1774ء ترجمہ اردو۔مولانا خلیل الرحمن نعمانی (مظاہری) ناشر دار اشاعت۔مقابل مولوی مسافر خانہ۔کراچی نمبر 1

لہذا عبد العزیز محدث دہلوی کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 28 ذوالحجہ ہے اور کہتے ہیں کہ وفات کے تیسرے دن انہیں یکم محرم الحرام کو دفن کیا گیا ہے

کتاب عظمت صحابیت کی عبارت

ڈاکٹر طاہر القادری حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

حضرت عمر 23ویں ہجری کی تکمیل پر 26 ذوالحجہ کو بدھ کے روز شہید ہوئے لہذا ان کی مدت خلافت 10 سال 6 ماہ 4 دن ہوئی

اہل سنت حضرات کی مایہ ناز کتاب: عظمت صحابیت اور حقیقت خلافت ص 273

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری نظر ثانی۔محمد علی قادری۔محمد اقبال چشتی

مطبعہ۔منہاج القران پرنٹرز لاہور زیر اہتمام فرید ملت ریسرچ انسٹیوٹ

لہذا ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 26 ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب سیرت عمر بن الخطاب کی عبارت

ڈاکٹر صلابی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

قال الذهبی استشهد یوم الأربعاء لأربع او ثلاث بقین من ذی الحجه سنه ثلاث و عشرین من الهجرة هوا ابن ثلاث وستین سنه علی الصحیح

ترجمہ: ذہبی نے کہا ہے کہ حضرت عمر بروز بدھ فوت ہوئے اور اس وقت ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 4 یا 3 دن باقی تھے اور سنہ 23 ہجری تھا اور وقت وفات ان کی عمر 63 سال تھی صحیح قول کی بنا پر۔

اہل سنت حضرات کی مایہ ناز کتاب: موسوعہ السیر فصل الخطاب فی سیرت امیر المومنین عمر بن الخطاب ص 559 تاریخ موتہ و مبلغ سنہ تالیف الدکتور علی محمد محمد الصلابی تاریخ تولد 1963ء دار ابن کثیر الطبعہ الثانیہ 1430ھ-2009م

لہذا محمد صلابی کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 26 یا 27 ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب نفحتہ العرب کی عبارت

الشیخ الادب والفقہ محمد علی اعزاز حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

مات عمر یوم الأربعاء لخمس بقین من ذی الحجه وقتله ابو لؤلؤة المجوسی كان عمره ثلاثا وستین

ترجمہ: حضرت عمر بدھ کے دن فوت ہوئے اور اس وقت ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے میں 5 دن باقی تھے اور ان کا قاتل ابولؤلوہ مجوسی ہے اور وفات کے وقت ان کی عمر 63 سال تھی۔

اہل سنت حضرات کی مایہ ناز کتاب: نفحته العرب حاشيه ص 13 الباب الاول فی نشر

تاليف شيخ الادب والفقه مولانا محمد عزاز علي تاريخ وفات 1955ء

مع التعليقات مكتبه البشرى كراتشي باكستان الطبعه الاولى 1429ھ2008م

لہذا محمد عزاز کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 25 ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب شہید المحراب کی عبارت

عمر تلمسانی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

ذوالحجہ کا مہینہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا اور آپ شہید ہو گئے۔

اہل سنت حضرات کی مایہ ناز: کتاب شہید المحراب عمر بن الخطاب ص444-شہادت کے لمحہ بہ لمحہ واقعات

تالیف سید عمر تلمسانی تاریخ وفات 22 مئی 1986ء ترجمہ حافظ محمد ادریس البدر پبلکیشنز

راحت مارکیٹ اردو بازار لاہور ناشر عبدالحفیظ احمد اشاعت ششم 1997 مئی

لہذا عمر تلمسانی کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات ماہ ذوالحجہ کا اخر ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

کتاب تاریخ ملت کی عبارت

زین الدین سجاد میرٹھی حضرت عمر کے یوم وفات کے متعلق لکھتا ہے

حضرت عمر کی وفات زخمی ہونے کے تیسرے دن 27 ذی الحجہ 23 ہجری کو بدھ کی رات میں واقع ہوئی۔

اہل سنت کی مایہ ناز کتاب: تاریخ ملت ج1 ص291 شھادت عمر

تالیف: جناب مفتی زین الدین سجاد میر ٹھی تاریخ وفات 1991ء-جناب مفتی انتظام اللہ شہابی اکبر آبادی تاریخ وفات1969ء ادارہ اسلامیات انار کلی بازار طباعت اول فروری 1919 م بمطابق 1411ھ

مفتی زین الدین سجاد میر ٹھی- مفتی انتظام اللہ شہابی اکبر آبادی کے نزدیک حضرت عمر کا یوم وفات 27ذوالحجہ ہے نہ کہ یکم محرم الحرام

علماء معاصرین کے بیانات

اب میں اپنے محترم قارئین کرام کے سامنے بعض علمائے معاصرین کے بیان پیش کرنا چاہتا ہوں جنہوں بر ملا ڈنکے کی چوٹ پر یوم عمر منانے پر گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ فقط واقعہ کربلا کی اہمیت کو کم کرنے لیے یکم محرم الحرام کو یوم عمر منانے کے جلوس نکالنے کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے جب کہ در حقیقت حضرت عمر بن خطاب سنہ 23 ہجری ماہ ذوالحجہ کے آخری ایام میں فوت ہوئے ہیں اور ماہ ذوالحجہ کے ختم ہونے سے پہلے ہی حضرت عثمان بن عفان کی بیعت بھی ہو گئی تھی مثلاً

مفتی محمد اسحاق مدنی کا بیان

مفتی صاحب اپنے ویڈیو بیان میں حضرت عمر کے یوم وفات پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں فقط فتنہ اور فساد کو پروموٹ کرنے کے لیے یکم محرم الحرام کو حضرت عمر کی وفات کا دن منایا جاتا ہے اور حکومت سے سرکاری سطح پر بھی یہ دن منانے کا مطالبہ کیا جاتا ہے کیونکہ شیعہ حضرات ان دنوں میں امام حسین علیہ السلام کا غم منانے کے لیے مجالس عزاء کا انعقاد کرتے ہیں اور ہم یکم محرم کو وفات عمر منائیں تا کہ واہ واہ ڈنڈا سوٹا ہو جائے

پھر وہ اپنی معتبر ترین کتب میں سے اسد الغابہ اور الاستیعاب کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں ان کتب کے مصنفین یعنی ہمارے ان دو بڑے اماموں نے لکھا ہے

ابھی ذوالحجہ کا مہینہ ختم ہونے میں چار دن باقی تھے تو حضرت عمر فوت ہوگئے اور عثمان کی بیعت سوموار کے دن ہوگئی ابھی ذوالحجہ کا ایک دن باقی تھا

نوٹ:اس نیچے دیے گئے ویڈیو لنک کے ذریعے اس گفتگو کو سنا جاسکتا ہے

https://youtube/JWcALa2Z9RE

مفتی حنیف قریشی کا بیان

مولانا قریشی صاحب اپنے ویڈیو بیان میں حضرت عمر کے یوم وفات پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے لیکن مشہور ترین اور صحیح ترین قول کے مطابق حضرت عمر کی شہادت 26یا27 ذوالحجہ کو ہوئی ہے جس پر محدثین اور مورخین کا اعتماد ہے لیکن یہ بات مدنظر رکھنی چاہیے کہ یکم محرم الحرام کو حضرت عمر کی شہادت والا قول اضعف ترین قول ہے

نوٹ:اس نیچے دیے گئے ویڈیو لنک کے ذریعے اس گفتگو کو سنا جاسکتا ہے

https://youtu.be/CC5gvtOZKuc

پروفیسر ناصر محمود کا بیان

پروفیسر صاحب اپنے ویڈیو بیان میں حضرت عمر کے یوم وفات پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ محرم الحرام سے پہلے ہی ماہ ذوالحجہ کی 26 تاریخ کو حضرت عمر شہید ہوگئے تھے

لیکن جس قول میں یکم محرم الحرام کا ذکر ایا ہے وہ قول انتہائی ضعیف ہے کیونکہ وہاں قال بعض الناس کے الفاظ ہیں وہاں کسی راوی کا ذکر نہیں ہے یہ چیز اس کے ضعیف ہونے کی دلیل ہے اور ہمارے بڑے بڑے محدثین اور مورخین نے حضرت عمر کا یوم وفات 26 ذوالحجہ ہی لکھا ہے

اور ساتھ فرماتے ہیں کہ تاریخی روایات کو احادیث کے معیار پر نہیں پرکھا جاسکتا اور اگر تاریخ میں بھی احادیث والا معیار اور مناط قرار دیا جائے تو ہمارے پاس کچھ بھی نہیں بچے گا

نوٹ: اس نیچے دیے گئے ویڈیو لنک کے ذریعے اس گفتگو کو سنا جاسکتا ہے

https://youtu.be/g9XwDX15vdg

مولانا حافظ نعمان اکبر کا بیان

حافظ صاحب اپنے ویڈیو بیان میں

حضرت عثمان اور حضرت عمر کی تاریخ شہادت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان کی شہادت 12 ذوالحجہ کو ہی ہے نہ کہ 18 ذوالحجہ کو اور اسی طرح اپنے محدثین اور مورخین کی مشہور اور معتبر کتب مثلاً اسد الغابہ اور الاستیعاب وغیرہ کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمارے اکابرین نے اپنی اپنی ان کتب میں لکھا ہے کہ ابھی ماہ ذوالحجہ کا مہینہ ختم نہیں ہوا تھا تو حضرت عثمان کی بیعت بھی ہو گئی تھی اور ماہ ذوالحجہ کے آخر میں یعنی 26 ذوالحجہ کو حضرت عمر کی شہادت ہوئی ہے پھر آگے فرماتے کہ جو شخص یہ کہے کہ حضرت عمر کی شہادت یکم محرم الحرام کو ہوئی ہے اسے کہو کہ ہمیں ان معتبر کتابوں میں دکھائے کہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ حضرت عمر کی شہادت یکم محرم الحرام کو ہوئی ہے اور ساتھ فرماتے ہیں کہ عثمان بن محمد اخنسی نے یکم محرم الحرام والا قول کو وھم اور ضعیف کہا ہے

نوٹ:اس نیچے دیے گئے ویڈیو لنک کے ذریعے اس گفتگو کو سنا جاسکتا ہے

https://youtu.be/KlKMc56wfpI

مفتی فضل ہمدرد کا بیان

مفتی صاحب اپنے ویڈیو بیان میں

یوم وصال عمر کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کا یوم شہادت یکم محرم الحرام ہر گز نہیں اور پھر شبلی نعمانی کی کتاب الفاروق کا حوالہ دیتے ہوئے بلکہ دکھاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ شبلی نعمانی نے اپنی اس کتاب میں جلی لفظوں میں لکھا ہے حضرت عمر کی شہادت سنہ 23 ہجری 26 ذوالحجہ کو ہے اور اس کے علاوہ ہمارے دیگر اعلام نے بھی یہی کہا ہے پھر فرماتے کہ عجیب ہیں یہ لوگ جو یکم محرم الحرام کو یوم عمر منا رہے ہیں اور جلوس نکال رہے ہیں اور جلوسوں میں عمر نام کے بینرز اٹھا رہے ہیں یہ ایسا کر کے اپنے اکابرین کے فتوی سے روگردانی کرتے ہیں کیونکہ اکابرین نے اس قسم کے جلوس نکالنے کو بدعت کہا ہے

نوٹ:اس نیچے دیے گئے ویڈیو لنک کے ذریعے اس گفتگو کو سنا جاسکتا ہے

https://youtu.be/pBdfLg4u3wk

مرزا محمد علی انجنیئر کا بیان

مرزا صاحب اپنے ویڈیو بیان میں وصال عمر پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہماری مین کتابیں جو صحابہ کرام کے حالات پر لکھی ہوئی ہیں مثلاً الاستیعاب اور اسد الغابہ ان کتابوں میں حضرت عمر کا یوم شہادت 26 ذوالحجہ لکھا ہوا ہے فقط واقعہ کربلا کو نیچا دکھانے کے لیے اور لوگوں کی نظریں اس سے ہٹانے کے لیے یکم محرم الحرام کو یوم عمر

منانے کی مناسبت سے جلوس نکالے جاتے ہیں اور یہ جلوس بھی فقط انڈیا اور پاکستان میں ہیں اور اگر گوگل پہ جا کر سرچ کریں ویکی پیڈیا میں جو اہل سنت نے بنائی اس میں بھی 26ذوالحجہ سنہ 23ہجری حضرت عمر کا یوم شہادت لکھا ہوا ہے

نوٹ:اس نیچے دیے گئے ویڈیو لنک کے ذریعے اس گفتگو کو سنا جا سکتا ہے

https://youtube.com/shorts/218qWhrmkwU

پاپا جانی الیاس قادری کا بیان

پاپا جانی اپنے وڈیو بیان میں حضرت عمر کی مصیبت کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں

حضرت عمر 26ذوالحجہ سنہ 23ہجری بدھ کے دن نماز فجر میں ایک بدبخت ابو لؤلوۃ فیروز نامی مجوسی نے اپ کے پیٹ پر خنجر کا وار کیا تیسرے دن شرف شہادت پر فیض ہو گئے اور بوقت وفات اپ کی عمر مبارک 63سال تھی حضرت صہیب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی

نوٹ:اس نیچے دیے گئے ویڈیو لنک کے ذریعے اس گفتگو کو سنا جا سکتا ہے

https://www.facebook.com/share/v/1CAenGNaKc

پاپا جانی کی اس گفتگو اور کلام کے مطابق حضرت عمر کا یوم وفات سنہ 23ہجری بروزِ جمعہ 28ذوالحجہ ہے کیونکہ بروزِ بدھ صبح کی نماز کے وقت ابو لؤلوۃ فیروز کے خنجر سے زخمی ہوئے ہیں اور پھر تین دن تک بستر مرض پر رہے اس حساب سے ان کی تدفین بھی ماہ محرم الحرام کا چاند طلوع ہونے سے پہلے ہی ماہ ذوالحجہ کے آخری دنوں میں ہوئی ہے یعنی 29ذوالحجہ کو

حضرت عمر کا سبب وفات

علامہ شبلی نعمانی نے حضرت عمر کا سبب وفات کچھ اس طرح سے بیان کیا ہے

عبارت ملاحظہ فرمائیں

مدینہ منورہ میں فیروز نامی ایک پارسی غلام تھا جس کی کنیت ابولؤلوہ تھی اس نے ایک دن حضرت عمر سے آکر شکایت کی کہ میرے آقا مغیرہ بن شعبہ نے مجھ پر بہت بھاری محصول مقرر کیا ہے اور آپ کم کرادیجئے حضرت عمر نے تعداد پوچھی اس نے کہا روزانہ دو درہم (قریباًسات آنے)

حضرت عمر نے پوچھا تو کون سا پیشہ کرتا ہے؟

بولا کہ نجاری نقاشی آہن گری"

فرمایا کہ ان صنعتوں کے مقابلے میں رقم کچھ بہت نہیں ہے

فیروز دل میں سخت ناراض ہو کر چلا گیا۔

دوسرے دن حضرت عمر صبح کی نماز کے لیے نکلے تو فیروز خنجر لے کر مسجد میں آیا حضرت عمر کے حکم سے کچھ لوگ اس کام پر مقرر تھے جب جماعت کھڑی ہو تو صفیں درست کریں جب صفیں سیدھی ہو چکیں تو حضرت عمر تشریف لاتے تھے اور امامت کرتے تھے اس دن بھی حسب معمول صفیں درست ہو چکیں تو حضرت عمر امامت کے لیے بڑھے اور جونہی نماز شروع کی فیروز نے دفعتا گھات میں سے نکل کر چھ وار کیے جن میں سے ایک ناف کے نیچے پڑا حضرت عمر نے فورا عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ کھڑا کر دیا اور خود زخم کے صدمہ سے گر پڑے

اہل سنت حضرات کی مایہ ناز کتاب: الفاروق ص 173 ذکر حضرت عمر کی شہادت

مصنف: شمس العلماء علامہ شبلی نعمانی متوفی 18 نومبر سنہ 1914م بمقام اتر پردیش

مکتبہ القریش؛چوک اردو بازار لاہور نمبر 2 سن اشاعت: سنہ 1997ء

ابو لؤلوہ کی وفات کا بیان

ابولؤلو کی وفات کے بارے میں اہل سنت کی کتب میں دو مشہور قول منقول ہیں

پہلا قول: عبید اللہ بن عمر نے ابولؤلو اس کی بیوی اور اس کی بیٹی کو مدینہ منورہ میں ہی قتل کر دیا

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی ج1 ص 111

دوسرا قول: وہاں موقع پر ہی ایک شخص نے ابولؤلوۃ پر چادر ڈال کر اسے دبوچ لیا جب اسے محسوس ہو گیا کہ یہ لوگ مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے تو اس نے خود خنجر کو اپنے پیٹ میں مار کر اپنے اپ کو موت کے حوالے کر دیا

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب الحیاۃ الحیوان جلد ا ص 81 مصنف دمیری

والسلام علی من اتبع الھدی

تمت بالخیر

بروزِ ہفتہ

29 محرم الحرام 1447 ہجری

26 جولائی 2025م

مؤلف کی دیگر تالیفات

1. القول المختوم فی ردزواج ام کلثوم سلام اللہ علیھا
2. بشارت الکونین باقامہ الماتم علی الحسین علیہ السلام
3. دفاع عزاداری سید الشہداءؑ اور علماء الشیعہ
4. عزاداری سنت معصومین علیہم السلام
5. اثبات حدیث کساء
6. الجمع بین الصلاتین
7. احکام میت بین الشیعہ والسنہ
8. وقت افطار قرآن وسنت کی روشنی میں
9. اولاد رسولؐ اور جنازہ بتول سلام اللہ علیہما
10. البیان الجلی درولایت مولا علی علیہ السلام
11. نماز نبوی قرآن وسنت کی روشنی میں
12. جنازہ پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
13. اولاد امام علی علیہم السلام
14. اولاد رسول اور جنازہ بتول سلام اللہ علیہما
15. سیاہ پوشی اور غم ال محمد علیہم السلام
16. ازواج نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
17. کتاب ھذا حضرت عمر بن خطاب کا یوم وفات 26 ذوالحجۃ